از۔ مسعود الرحمٰن
فیصل آباد

اب اگر آہ نکل جائے تو مجبور ہوں میں

''احسان الٰہی ظہیر کی کتاب ''البریلویہ'' کا جواب دیا جانا چاہئے' یہ فتنہ ہے' اس سے فرقہ واریت پھیلتی ہے اور اتحاد کی فضا منتشر ہوتی ہے۔''

یہ وہ ''گلہائے عقیدت'' ہیں جو ایک خالص سیاسی شخصیت میاں شہباز شریف نے ''احمد رضا کانفرنس'' میں بریلوی دوستوں کے حضور پیش کئے۔ اگر یہ ''سرخی ستم'' کسی بریلوی عالم کے ''لب نازک'' سے چھلکتی تو ہمیں ہرگز تعجب نہ ہوتا کیونکہ بقول غالب ۔

میں جانتا ہوں وہ جو لکھیں گے جواب میں

لیکن ایک سیاست کی مالا جپنے والی شخصیت کی اس ''ادائے ناز'' سے ہم حیرت کے سمندر میں ڈوب گئے ہیں اور ہر اہلحدیث جوان یہی سوچ کر تذبذب میں مبتلا ہے کہ ۔

مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دور جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

اور یہ حقیقت ہے کہ ہماری طرف آنے والے اس ''دور جام'' کے دامن میں کوئی ''مئے خلوص'' نہیں چھلک رہی بلکہ اس ''کرم فرمائی'' کے پیچھے بہت سے عوامل پوشیدہ ہیں' چونکہ آج کل موجودہ حکومت سخت مشکلات میں مبتلا ہے' وطن عزیز میں امن کی فاختہ آسماں کی وسعتوں میں گم ہو چکی ہے' انسانیت سربازار سسک رہی ہے' خاندان اجڑ رہے ہیں' ''تیغ و خنجر'' کا دور دورہ ہے' بچوں کا اغوا عروج پر ہے اور بیچارے حکمران ۔

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہیں

اسلئے اس پس منظر میں ''محترم شہباز شریف'' کا یہ بیان کسی ''حکمت'' سے خالی نہیں ہے۔ موجودہ صورتحال میں چونکہ حکومت بہت حد تک ناکام ہو چکی ہے اسلئے وہ چاہتی ہے کہ اس سے پہلے لوگ ہمارے گریبان تک پہنچیں' ان کو آپس ہی میں لڑا دیا جائے کیونکہ اقتدار میں زیادہ عرصہ گزارنے کا فقط یہی ایک طریقہ ہے جسے موجودہ وزیر اعظم نے اپنے ''جد امجد شہید بہاولپور'' سے حاصل کیا ہے۔ اس حکمت عملی کی وجہ سے لوگ آپس میں لڑتے رہتے ہیں اور حکومت کی کارروائیوں سے بے خبر ہو جاتے ہیں اور حکومت کو آزادی

مل جاتی ہے کہ وہ جیسے چاہے ملک کو بیچ کھائے۔ گزشتہ ایام میں شریعت بل کا "زمزمہ" بھی اس سلسلے کی کڑی تھا اور اب یہ بیان بھی وہی مقصد لئے ہوئے ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ اگر اس کتاب کا جواب ممکن ہوتا تو اس کی اشاعت کے بعد ۱۷ سالہ عرصہ فقط سخ پا ہونے میں نہ گزرتا بلکہ اسکے جواب کیلئے کوششیں کی جاتیں لیکن ہم نے دیکھا کہ فقط یہی "نغمہ سرائی" کی جاتی رہی کہ اس کتاب پر پابندی لگا دی جائے کیونکہ۔

یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

اصل میں "البریلویہ" کا جواب ناممکنات میں سے ہے کیونکہ علامہ مرحوم نے مذکورہ کتاب میں کوئی بات بھی بلا سند نہیں کہی لہٰذا کسی "بریلوی عالم" کی طرف سے پیش کردہ کوئی حجت یا تردید اصل میں بریلوی مسلک کی عمارت ہی کو منہدم کرنے میں مدد دے گی۔ بہرحال کتاب کا جواب دینا بریلوی دوستوں کا اولین حق ہے' اگرچہ ۔

میں جانتا ہوں انجام اس کا
جس معرکے میں ہو ملا غازی

اس سلسلے میں ہم بریلوی دوستوں کو ایک مخلصانہ مشورہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں یعنی یہ کہ وہ اس کتاب کے جواب کی تیاری میں میاں شہباز شریف کی خدمات بھی حاصل کر لیں کیونکہ انہیں ویسے بھی "امام احمد رضا" سے بہت عقیدت ہے جو بقول "عاشقان رضا" بہت بڑے "عاشق رسول" تھے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ انہیں رسول معظمؐ سے زیادہ ان کی تنقیص سے عشق تھا کیونکہ بقول ان کے ....

"انبیاء علیہم السلام اپنی قبور مطہرات میں زندہ ہیں اور ان پر ان کی ازواج مطہرہ پیش کی جاتی ہیں جن سے وہ شب باشی فرماتے ہیں" (ملفوظات۔ از احمد رضا خاں)

بات ذرا چل ہی نکلی ہے تو ذرا ان اشعار پر بھی نظر ہو جائے جو "امام اہلسنت" نے حضرت عائشہؓ کے متعلق فرمائے ہیں ۔

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار　　مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت　　کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

(حدائق بخشش۔ جلد ۲۔ ص ۳۷)

حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی پاکباز خاتون کہ جن کی پیشانی پر جھومر کی طرح چمکنے والی سورۂ نور آج بھی قرآن کی زینت ہے' کے متعلق یہ اشعار سراسر "شیعی ذہنیت"

کی عکاس ہے لیکن اگر اس پر بھی "احمد رضا خاں صاحب" محب رسول تھے تو فقط یہی کہا جا سکتا ہے کہ۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

یہ تو ابھی چند نمونے ہیں وگرنہ بریلوی کتب تو ایسی رس بھری حکایتوں سے لبریز ہیں کہ جنہیں پڑھ کر کم از کم آج کا "نوجوان طبقہ" باآسانی ان کے "دام فریب" میں آ سکتا ہے' مختصرا بریلوی عقائد کی عکاسی یوں کی جا سکتی ہے کہ۔

پلی ہے شرکیہ تہذیب کی آغوش بدعت میں
یہ ملت بھی رسیلی ہے' مجدد بھی رسیلا ہے

امید ہے "البریلویہ" کا جواب دینے کے لئے "مجوزہ کتاب" کے لئے بریلوی علماء کو تمہید مل گئی ہو کیونکہ ان چند حوالوں کو پیش کرنے کا مقصد یہی تھا کہ بریلوی علماء ہمیں ان کا جواب ضرور دیں گے۔

اس کانفرنس میں تحریک آزادی کا سہرا اعلیٰ حضرت صاحب کے سر باندھنے کی بھی کوشش کی گئی۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ہو سکے تو ہمیں اعلیٰ حضرت کی اس بات کی وضاحت ضرور کریں کہ جو انہوں نے اس دور میں کہی کہ جب ہندوستان میں انگریزوں سے چھٹکارا پانے کا فقط ایک ہی طریقہ تھا کہ سارا ہندوستان "دار الجہاد" بن جاتا لیکن اس کے برعکس یہ حضرت "اعلام الاعلام بان ہندوستان دار السلام" کے ذریعے ہندوستان کو "دار السلام" یعنی "سلامتی والا گھر" قرار دیتے رہے۔ چلیں ہم الزام نہیں دیتے کہ احمد رضا "استعماری ایجنٹ" تھے لیکن کیا ان کے اس فتوے سے انگریز کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی؟ لہٰذا ایسے لگتا ہے کہ شاید احمد رضا ہی کی وہ شخصیت تھی جس کے اس پہلو پر آشکار ہونے پر علامہ اقبالؒ جیسے محب الوطن شاعر نے کہا تھا کہ۔

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
نادان سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

آخر میں ہم ادب کے ساتھ ملتمس ہیں کہ علامہ مرحوم کی کوئی کتاب بھی فتنہ نہیں ہے کیونکہ یہ تو "پرواز تحقیق" کا آسمان ہے جہاں کوئی بھی "متحقق بات" فتنہ نہیں ہوتی اس لئے البریلویہ سمیت علامہ مرحوم کی کی تمام کتب مسلمانوں میں انتشار کی بجائے اتفاق و اتحاد کی فضا قائم کرنے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی ہر کتاب میں اسلام

اور دیگر فرقوں کے مابین فرق بتایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ وہ چیزیں جو دیگر فرقوں کو تو زیب ہیں لیکن اسلام کے دامن میں نہیں ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے تاکہ خالص اسلامی روح سے آگہی حاصل ہو سکے اور ظاہر ہے اس مقصد کی بنیاد پر کہی گئی کسی بھی بات کو ہم فرقہ واریت نہیں کہہ سکتے' بلکہ یہ تو دردمند دل کی صدا ہو گی تاکہ لوگ شخصیتوں اور بستیوں کے طلسم سے آزاد ہو کر خالصتاً اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر سکیں۔

ممکن ہے ہماری کسی بات سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہو جو کہ ہمارا وطیرہ اور شعار نہیں ہے لیکن پھر بھی ہماری بات "محسوس" کرنے والا ذرا خود سوچ لے کہ آخر یہ "درد دل" کیوں اٹھا ہے اور کس کی طرف سے کس بنا پر اٹھا ہے' ہم تو بقول داغ صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ۔

تو نے کیوں آ کے تصور میں مجھے چھیڑ دیا
اب اگر آہ نکل جائے تو مجبور ہوں میں

ڈاکٹر سبطین لکھنوی صاحب کی کتاب

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

ایک اہم دستاویزی حیثیت رکھی ہے اور علامہ صاحبؒ پر تحریر کی جانے والی تصنیفات میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ ٹائٹل نہایت دیدہ زیب ہے۔ قارئین سے امید ہے کہ وہ اس کتاب سے استفادہ کریں گے۔ احباب کو دینے کے لئے یہ کتاب قیمتی تحفہ بھی ہے۔ کتاب میں نایاب تصاویر بھی دی گئی ہے۔ رعائتی قیمت = /48 روپے

ملنے کا پتہ

محمد زبیر ناصر: مکتبہ ناصریہ۔ مین بازار حاجی آباد' فیصل آباد